Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

ہم ماہِ رمضان سے کیسے مستفید ہو سکتے ہیں؟

منبر اللجنۃ العلمیۃ
06

بتاریخ: 10 مئی 2019

بمطابق: 4 رمضان 1440ھ

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

بہ اہتمام

التبیان اسلامک سینٹر

لاہور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہم ماہ رمضان سے کیسے مستفید ہو سکتے ہیں؟

خطبہ کے اہم عناصر:

❁ اخلاص، شرک سے بیزاری ❁ اتباع سنت، ایمان واحتساب ❁ زبان کا صحیح استعمال
❁ حرام سے اجتناب، نماز باجماعت ❁ دروس میں شرکت ❁ روزہ، قیام، صدقہ
❁ دعا، توبہ واستغفار، کثرت تلاوت ❁ عشرہ اخیرہ میں اعتکاف ❁ لیلۃ القدر کی جستجو
❁ قبولیت عمل کی دعا، درو ❁ ذکر الٰہی، کثرت درود شریف

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ (آل عمران:133)

ماہ رمضان اپنے رحمتوں اور برکتوں سمیت ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے، ہر کوئی ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے نیکیوں میں مسابقت کا خواہاں ہیں، اسی مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں اس موضوع کو بیان کریں گے کہ ہم ماہ رمضان سے کیسے مستفید ہو سکتے ہیں؟ تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ ماہ رمضان سے مستفید ہو سکیں۔

① اپنے اندر اخلاص کو جگہ دیجئے:

کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے اپنے اندر اخلاص پیدا کرنا ضروری ہے، کیونکہ اگر مقصود ریا و نمود ہو تو ایسے عمل کو اللہ تعالیٰ کسی بھی صورت قبول نہیں فرماتے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر کام میں اخلاص کا حکم دیا ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ

دِينُ الْقَيِّمَةِ(سورة البينة:5)

اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں دین کو اسی کیلئے خالص کرتے ہوئے بالکل یکسُو ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی محکم دین ہے۔

۲ شرک سے بیزار رہیے:

ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو شرک سے بیزار کیجئے، کیونکہ شرک میں موجودگی میں اللہ تعالیٰ تمام کیے ہوئے نیک اعمال ضائع فرما دیتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ کو فرمایا:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (سورة الزمر:65)

اور البتہ تحقیق آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (پیغمبروں) کی طرف یہ وحی کی گئی تھی کہ اگر آپ شرک کریں گے تو البتہ یقیناً ہم آپ کے عمل ضائع کردیں اور یقیناً آپ خسارہ پانے والوں میں سے ہوں جائیں گے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمادیا ہے تو ہم ان کے مقابلے میں کون ہوتے ہیں۔لہٰذا اعمال کی قبولیت میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم شرک سے بیزار رہیں۔

۳ صرف سنت کی اتباع کیجئے:

ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے بہت ضروری ہے کہ صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع و فرمانبرداری والے کام کریں، نبی کریم ﷺ کے مقابلے کسی ولی، کسی پیر اور وڈھیرے کی بات قابل قبول نہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدّ

جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے طریقے پر نہیں تو وہ عمل مردود ہے۔

صحیح مسلم:1718

۴ باری تعالیٰ سے نیک اعمال کی توفیق مانگیں:

توفیقِ باری تعالیٰ کے بغیر کوئی بھی عمل ممکن نہیں، اس لیے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کی توفیق مانگتے رہنا چاہیے، جس طرح انبیاء کرام کا طرز عمل تھا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا:

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿سورة النمل:١٩﴾

اے میرے پروردگار! مجھے ہمیشہ توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرسکوں جن سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا ہے اور ایسا نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔

○اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چالیس سال کی پختہ عمر پر پہنچنے پر اپنے بندوں کو جو دعا سکھائی:

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿سورة الأحقاف:١٥)

اے میرے رب: مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک اعمال کروں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری اولاد میں نیکی اور خیر رکھ دے۔ بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

○اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا نہ چھوڑنا:

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکر و شکر کرنے پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر۔

⑤ سابقہ گناہوں سے معافی مانگ لیجئے:

ہم اس وقت تک ماہ رمضان سے مستفید نہیں ہو سکتے جب تک گناہوں کو کلی طور پر چھوڑ نہیں دیتے، لیکن یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ماہ رمضان میں نیکیوں پے نیکیاں کیے جاتے ہیں مگر اپنے گناہوں سے بالکل بھی باز نہیں آتے۔ یاد رکھیئے! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نیکیاں اللہ کے ہاں قبول ہوں تو ہمیں اپنے گناہوں کو کلی طور پر چھوڑنا ہوگا، بصورت دیگر اللہ ہمارے اعمال کو قبول نہیں فرمائے گا جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ(سورة التوبة:53

کہہ دیجئے! تم خوشی یا ناخوشی کسی بھی طرح خرچ کرو قبول تو ہرگز نہیں کیا جائے گا، یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔

⑥ ایمان اور احتساب:

روزہ اسی وقت عنداللہ قابل قبول ہے، جب اس میں ایمان اور ثواب کی نیت شامل ہوگی، چنانچہ سیدنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری: 38، صحیح مسلم: 759

⑦ آنکھ، کان اور زبان کا صحیح استعمال کیجئے:

روزے کا مقصد ہی یہی ہے کہ وہ جس طرح کھانے پینے سے مکمل اجتناب کرتا ہے اسی طرح فحش کلامی، جھوٹ، غیبت، بہتان بازی اور بیہودہ گوئی سے اجتناب کرے، آنکھ سے کسی غیر محرم کی طرف نہ دیکھے اور کان سے موسیقی اور کھانا وغیرہ نہ سنے۔ اگر ان باتوں کا ہم نے خیال کر لیا تو دن بھر بھوکا پیاسا رہنا مفید ہوگا بصورتِ دیگر دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

جس نے بیہودہ باتوں اور بیہودہ کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

صحیح البخاری: 1903

لیکن بہت تعجب کی بات ہے کہ ماہ رمضان میں ہم حلال چیزوں سے تو رُک جاتے ہیں مگر حرام چیزوں سے باز نہیں آتے، جھوٹ بولنا حرام ہے، غیبت کرنا حرام ہے، بہتان تراشی حرام ہے، گالی دینا حرام ہے، فحش بولنا یا سننا اور غیر محرم کی طرف دیکھنا، الغرض ہر وہ کام جس سے شریعت اسلامیہ نے حرام کیا ہے، وہ ہم میں ویسے ہی موجود رہتا ہے جبکہ ان سے چھٹکارا پانا خود کو بھوکا رکھنے سے زیادہ ضروری ہے۔

⑧ مالِ حرام سے اجتناب کیجئے:

ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے پیٹ کو حرام مال سے پاک رکھیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی کبھی دعا قبول نہیں فرماتا جس کا کھانا حرام ہو، جس کا پینا حرام ہو اور جس کا اوڑھنا حرام ہو، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا:

يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟

ایک شخص دور دراز کا سفر کرتا ہے اس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہوتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: اے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے، اس کا پینا حرام ہوتا ہے اس کا لباس حرام ہوتا ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہوتی ہے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو گی؟

صحیح مسلم:1015

⑨ روٹھے ہوؤں کو منائیے:

ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اگر آپ اپنے دوستوں، بھائیوں، عزیزوں اور اقرباء میں سے کسی سے ناراض ہیں تو ان سے صلح کیجیے، کیونکہ ناراضگی کی موجودگی میں کی گئی عبادت اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتی، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا

سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس دن اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے (مسلمان) بھائی کے درمیان رنجش ہو تو فیصلہ کیا جاتا ہے کہ دونوں کو مہلت دی جائے یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔

صحیح مسلم:2565

⑩ نماز کے لیے گھر سے باوضو ہو کر نکلیں:

نماز کے لیے مسجد میں جانا ہی ہوتا ہے تو بہتر ہے کہ باوضو ہو کر مسجد میں نماز کے لیے جائیں، کیونکہ جو شخص گھر سے باوضو ہو کر مسجد میں نماز کے لیے جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا، سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي الْجَمَاعَةِ، فَهِيَ كَحَجَّةٍ، وَمَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَهِيَ كَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ

جو شخص باجماعت فرض نماز کے لیے (مسجد کی طرف) نکلتا ہے تو اس کا ثواب حج کی طرح ہے اور جو نفلی نماز کے لیے نکلتا ہے تو اسے مکمل عمرہ کا اجر و ثواب ملتا ہے۔

صحیح۔المعجم الکبیر للطبرانی:7578،مسند احمد:22304

⑪ نماز باجماعت پڑھ کرنفاق اور جہنم سے چھٹکارا پایئے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

جو شخص چالیس دن تک رضائے الٰہی کے لیے تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں: ایک جہنم سے برات اور دوسری نفاق سے برات۔

سنن الترمذی:241

⑫ نماز کے بعد کے اذکار کے ذریعے حج، عمرہ، صدقہ اور جہاد کا ثواب لیجئے:

ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹنے کے لیے نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنے سے اللہ تعالیٰ حج، عمرہ، جہاد اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جَاءَ الفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ العُلاَ، وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ

کچھ فقیر لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مال والے تو بلند مقام اور دائمی عیش لے گئے، کیونکہ وہ ہماری ہی طرح نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے لیے مال کی وجہ سے فضیلت ہے، مال سے حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ خیرات کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم پہلے والوں کے درجہ پاسکو اور کوئی تمہیں تمہارے بعد نہ پاسکے اور تم اپنے درمیان سب سے اچھے بن جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو ایسا عمل کرے (وہ تمہارے برابر ہو سکے گا) وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد تم تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

صحیح البخاری:843

⑬ نماز فجر کے بعد حج وعمرہ کا ثواب لے کر گھر آئیں:

ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے بہت اچھا ہوگا کہ نماز فجر کے بعد مسجد ہی میں تشریف رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں، یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے اور دو رکعتیں ادا کریں، اس عمل سے اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل حج اور عمرے کا ثواب عطاء فرمائے گا، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ،تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ

جس شخص نے نماز فجر باجماعت پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا۔ پھر دو رکعت نماز ادا کی، تو اس کے لیے مکمل حج اور عمرے کا برابر ثواب ہے، مکمل حج اور عمرے کا ثواب ہے، مکمل حج اور عمرے کا ثواب ہے (یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائے)۔

سنن الترمذی:586، قال الالبانی: حسن

⑭ مسجد میں ہونے والے دروس میں شرکت کر کے حج کا ثواب لیجئے:

ماہ رمضان میں قریباً تمام مساجد میں دروس وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے، ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے ان دروس میں شرکت کرنے سے نہ صرف آپ کے علم میں اضافہ ہوگا بلکہ من جانب اللہ آپ حج کے برابر ثواب کے بھی حقدار ٹھہریں گے، سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامٍّ حَجَّتُهُ

جو شخص مسجد کی طرف خیر (نیکی) کی بات سیکھنے یا سکھانے کے لیے نکلتا ہے تو اسے مکمل حج کے برابر ثواب ملتا ہے۔

صحیح۔ مسند الشامیین للطبرانی:423، صحیح الترغیب والترھیب:86

⑮ سحری کھا کر روزہ رکھیں:

بعض لوگ سحری کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے، بلکہ رات ہی کو کھانا کھا لیتے ہیں یا کچھ کھائے پیئے بغیر ہی روزہ رکھ لیتے ہیں، ایسے لوگوں کا روزہ تو ہوجائے گا مگر یہ برکت سے محروم رہ جاتے ہیں، کیونکہ سحری میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

صحیح البخاری:1923

⑯روزہ رکھیں:

اعمالِ رمضان میں سب سے اہم عمل روزہ رکھنا ہے،قرآنِ حکیم میں روزہ کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(سورة البقرة: 183

اے ایمان والو!تم پر اسی طرح روزے رکھنا فرض کردیا گیا ہے، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

○سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِ يْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَه مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه

جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:38

○سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَة ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي،لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ

انسان جو بھی نیک عمل کرتا ہے،اس کا اجر اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے۔لیکن روزے کے بابت اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ یہ عمل (چونکہ) خالص میرے لئے ہے،اس لئے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔(کیونکہ) روزے دار صرف میری خاطر اپنی جنسی خواہش، کھانا اور پینا چھوڑتا ہے۔روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اسے روزہ کھولتے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری خوشی اسے اس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

صحیح مسلم:1151

○روزہ کے اجروثواب کے حوالے سے ایک روایت سے کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت سے دور کر دیتا ہے۔

صحیح البخاری:2840

یہ تو صرف ایک نفلی روزے کا اجروثواب ہے، آپ اندازہ کیجئے جو پورے ایک ماہ کے فرضی روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کس قدر اجروثواب سے نوازیں گے۔

⑰ نمازتراویح کا اہتمام کیجئے:

ماہِ رمضان کی راتوں کو اللہ کی عبادت اور اس کی بارگاہ میں عجز و نیاز کا اظہار کرنا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمن کی جو صفات بیان فرمائی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (الفرقان:64)

ان کی راتیں اپنے رب کی سامنے قیام وسجود میں گزرتی ہیں۔

○اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا، ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے، تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

صحیح البخاری:2009، صحیح مسلم:759

○خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازتہجد کا بہت اہتمام کرنے والے تھے اور کبھی کبھار تو رات کا قیام بہت لمبا کیا کرتے تھے، چنانچہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.(وَفِيْ حَدِيْثٍ) فَقَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ طَوِيْلًا

قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ :سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ قِيَامِهِ

میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی تو میں نے کہا کہ آپ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے، پھر آپ ﷺ آگے چلے تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ ﷺ اس سورت کو دو رکعتوں میں پورا کریں گے، پھر آگے چلے، میں نے دل میں کہا کہ آپ ﷺ اس ایک پوری سورت پر رکوع فرمائیں گے، پھر آپ ﷺ نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کر دی، پوری سورت پڑھی، پھر آپ ﷺ نے سورۂ آلِ عمران شروع کر دی، اس کو آپ ﷺ نے ترتیل اور خوبصورتی کے ساتھ پڑھا۔ جب آپ ﷺ اس آیت سے گزرتے کہ جس میں تسبیح ہوتی تو آپ ''سُبْحَانَ اللهِ'' کہتے اور جب آپ ﷺ کسی سوال والی آیت سے گزرتے تو آپ ﷺ اللہ سے سوال کرتے اور جب آپ ﷺ تعوذ والی آیت سے گزرتے تو آپ ﷺ اللہ کی پناہ مانگتے، پھر آپ ﷺ نے رکوع فرمایا اور ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' پڑھتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہا، پھر اس کے بعد رکوع کے برابر دیر تک لمبا قیام فرمایا، پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور آپ ﷺ کا سجدہ بھی اپنی طوالت میں آپ ﷺ کے قیام کے برابر تھا۔

صحیح مسلم: 1814

○اسی طرح سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةً سُورَةً.

ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا، تو آپ ﷺ نے پہلی رکعت کے قیام میں سورۂ بقرہ پڑھی۔ دوران قراءت جب آپ کسی رحمت والی آیت پر پہنچتے تو وہاں ٹھہرتے اور اللہ سے رحمت طلب کرتے اور جب عذاب والی آیت پر پہنچتے تو وہاں بھی ٹھہرتے اور اللہ کے عذاب سے اس کی پناہ طلب کرتے، پھر آپ نے قیام کے برابر ہی رکوع کیا، اور رکوع میں یہ ذکر کرتے رہے: پاک ہے وہ ذات جو قہر و تصرف اور بڑائی اور عظمت کیا مالک ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے قیام ہی کے برابر سجدہ کیا اور سجدہ میں بھی وہی ذکر کرتے رہے جو رکوع میں کیا تھا۔ پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے اور سورۂ آل عمران پڑھی، پھر (باقی دو رکعتوں یعنی تیسری اور چوتھی میں بھی) ایک ایک سورت پڑھی۔

صحیح۔سنن ابو داؤد: 873

راتوں کا قیام نبی ﷺ کا مستقل معمول تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم بھی اس کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے اور ہر دور کے اہل علم اور اصحابِ زہد وتقویٰ کا یہ امتیاز رہا ہے۔خصوصاً رمضان المبارک میں اس کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے۔رات کا یہ تیسرا آخری پہر اس لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ ہر روز آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اہل دنیا سے خطاب کر کے کہتا ہے:

مَنْ يَدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

کون ہے جو مجھ سے مانگے،تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے،تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے،تو میں اسے بخش دوں؟۔

صحیح البخاری: 1145

○ رات نماز تراویح میں کوشش کرنی چاہیے کہ امام جب تراویح مکمل کرے،تب قیام چھوڑیں،اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمیں ساری رات قیام کا ثواب ملے گا،جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَإِنَّهُ يَعْدِلُ قِيَامَ لَيْلَةٍ

جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ وہ (امام) نماز سے پھر جائے،تو یہ ساری رات کے قیام کے برابر ہے۔

صحیح البخاری: 1327

⑱ کثرتِ تلاوت کا اہتمام کیجئے:

رسول اللہ ﷺ نے تلاوت قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

الصيام والقرآن يشفعان للعبد يوم القيامة، يقول الصيام: أي رب إني منعته الطعام والشهوات بالنهار، فشفعني فيه يقول القرآن: رب منعته النوم بالليل فشفعني فيه فيشفعان

روزِ قیامت روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے سارا دن کھانے پینے اور شہوات سے روکے رکھا،لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: میں نے اسے رات بھر سونے سے روکے رکھا،پس اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔

صحیح الجامع الصغیر للالبانی: 3882

رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے،اس لئے قرآنِ کریم کا ماہ رمضان سے گہرا تعلق ہے۔یہی

وجہ ہے کہ اس ماہِ مبارک میں نبی اکرم ﷺ جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآنِ کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین بھی اس ماہ میں کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کا اہتمام کرتے تھے، ان میں سے کوئی دس دن میں، کوئی سات دن اور کوئی تین دن میں قرآن ختم کرلیا کرتا تھا اور بعض کی بابت آتا ہے کہ وہ اس سے بھی کم مدت میں قرآن ختم کرلیتے تھے۔ جیسا کہ بعض سلف کے بارے منقول ہے: جب ماہ رمضان آتا تو امام زہری رحمہ اللہ فرماتے:

إنما هو قراءة القرآن و إطعام الطعام

اب تو صرف تلاوت قرآن اور کھانا کھلانا ہی ہوگا۔

لطائف المعارف لابن رجب: ۱۔۱۸۱

○ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کے بہت پابند تھے، رمضان میں ہر روز قرآن مجید مکمل کرتے۔

سیر أعلام النبلا: ۲۰۔۵۶۲

○ امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں نماز کے علاوہ ساٹھ مرتبہ قرآن مجید مکمل کرتے۔

لطائف المعارف لابن رجب: ۱۸۱

○ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تمام وضائف چھوڑ کر صرف قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔

لطائف المعارف لابن رجب: ۱۸۱

○ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آٹھ دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبة: ۲/242 (۸۵۷۶)

○ امام قتادہ رحمہ اللہ عموماً سات دنوں میں قرآن مجید مکمل کیا کرتے تھے، جب ماہ رمضان آتا تو ہر تیسرے دن قرآن مجید مکمل کرلیتے اور آخری عشرے میں ہر روز قرآن مجید مکمل پڑھ لیا کرتے تھے۔

لطائف المعارف لابن رجب: ۱۸۱

○ امام ازدی رحمہ اللہ رمضان المبارک کی ہر رات قرآن مجید مکمل کیا کرتے تھے۔

لطائف المعارف لابن رجب: ۱۸۱

○ امام اسود رحمہ اللہ رمضان المبارک میں دو راتوں، جبکہ باقی ایام میں چھے راتوں میں قرآن مجید مکمل کرلیا کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبة: (۸۵۷۹)

○ حدیث میں تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت وارد ہوئی، مگر ہمارے سلف میں بہت سے ایسے ائمہ ہیں جو تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ

ہوسکتی ہے:

''حدیث میں تین دن سے کم وقت میں قرآنِ کریم مکمل کرنے کی جو ممانعت ہے، اس کا تعلق عام حالات واَیام سے ہے۔ فضیلت والے اوقات اور فضیلت والے مقامات اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یعنی ان اوقات اور مقامات میں تین دن سے کم وقت میں قرآنِ مجید ختم کرنا جائز ہے۔ جیسے رمضان المبارک کے شب وروز، بالخصوص شبِ قدر ہے۔ اسی طرح جیسے مکہ ہے جہاں حج یا عمرے کی نیت سے سفر کیا جائے۔ ان اوقات اور جگہوں میں چونکہ انسان ذکر وعبادت کا کثرت سے اہتمام کرتا ہے، اس لئے کثرتِ تلاوت بھی مستحب ہے۔''

تاہم حدیث کے عموم کو ملحوظ رکھنا اور کسی بھی وقت یا جگہ کو اس سے مستثنیٰ نہ کرنا زیادہ صحیح ہے، توجہ اور اہتمام سے روزانہ دس پاروں کی تلاوت بھی کافی ہے، باقی اوقات میں انسان دوسری عبادات کا اہتمام کرسکتا ہے یا قرآنِ کریم کے مطالب ومعانی کے سمجھنے میں صرف کرسکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح تلاوت مستحب ومطلوب ہے، اسی طرح قرآن میں تدبر کرنا اور اس کے مطالب ومعانی کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

⑲ دل کھول صدقہ وخیرات کیجئے:

ماہ رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کے لیے اس ماہ مبارک میں دل کھول کر صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔ صدقہ وخیرات کا مطلب اللہ کی رضا کے لئے فقراء ومساکین، یتامیٰ و بیوگان اور معاشرے کے معذور اور بے سہارا اَفراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا۔ بے لباسوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو غلہ فراہم کرنا، بیماروں کا علاج معالجہ کرنا، یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی کرنا، معذوروں کا سہارا بننا، مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلا دینا اور اس طرح کے دیگر افراد کے ساتھ تعاون و ہمدردی کرنا۔

رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

رسول اللہ ﷺ بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ ﷺ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔ اور آپ ﷺ رمضان کی ہر رات جبرائیل سے

ملتے تو ان کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے، تو آپ ﷺ اس خیر کے کام میں تیز آندھی سے بھی زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔

صحیح مسلم: ۲۲۰۸

⑳ روزے افطار کروایئے:

ماہ رمضان میں جن اعمال میں ہماری رغبت ہونی چاہیے ان میں سے ایک عمل روزے کھلوانا بھی ہے۔ کیونکہ خود روزہ رکھنے سے صرف ایک بندے یعنی خود کا ثواب ملے گا مگر کسی کی افطاری کروانے سے تمام لوگوں کے روزوں کا ثواب آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا، تو اس کو بھی روزے دار کی مثل اجر ملے گا، بغیر اس کے کہ اللہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کرے۔

سنن الترمذی: 807، قال الالبانی: صحیح

㉑ دعاؤں کا اہتمام کیجئے:

اس ماہ رمضان میں بہت ضروری ہے کہ ہم اللہ کے حضور دعا بھی کرتے رہیں، کیونکہ دعا بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق کا بہترین ذریعہ ہے اور انسان جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے، جو بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عنایت فرماتا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ، إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ، إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي، فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي

شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں پہناؤں تو تم مجھ سے لباس مانگو تو میں تمہیں لباس پہناؤں گا اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں تو تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے بندو! تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ ہی ہرگز مجھے نفع پہنچا سکتے ہو اے میرے بندو اگر تم سب اولین و آخرین اور جن وانس اس آدمی کے دل کی طرح ہو جاؤ جو سب سے زیادہ تقوی والا ہو تو بھی تم میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے اور اگر سب اولین اور آخرین اور جن وانس اس ایک آدمی کی طرح ہو جاؤ کہ جو سب سے زیادہ بدکار ہے تو پھر بھی تم میری سلطنت میں کچھ کمی نہیں کر سکتے اے میرے بندو اگر تم سب اولین اور آخرین اور جن اور انس ایک صاف چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہر انسان کو جو وہ مجھ سے مانگے عطا کر دوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہیں ہو گی جتنی کہ سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے۔

صحیح مسلم: 2027

○ انسان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہنا چاہیے، خاص طور ان اوقات میں جو قبولیت کے اوقات ہوتے، کیونکہ جب انسان اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

اللہ تعالیٰ حیا دار اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔

سنن الترمذی: 3556، قال الالبانی: صحیح

۲۲ ماہِ رمضان میں عمرہ کے ذریعے حج کا ثواب لیجئے:

ماہ رمضان میں حج کرنے والا اجر وثواب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے حج کے برابر اجر کا حقدار ٹھہرتا ہے، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

(عمرہ کیجئے) یقیناً رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے، یا (فرمایا) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

صحیح البخاری:1863

۲۳ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیجئے:

ماہ رمضان کے برکات کو سمیٹنے کے لیے ذکر الٰہی بہت بڑا عمل ہے، ذکر الٰہی سے انسان کی زندگی دکھ، درد، مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتی ہے، چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

(الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ)الرعد :28

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں، خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں۔

○ ذکر الٰہی سے ہی انسان کی حقیقی زندگی ہے، بدون ذکر انسان مردہ ہے، چنانچہ سدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ))

اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا رہتا ہے ایسے ہے جیسے ایک زندہ شخص ہو اور اس شخص کی مثال جو اس کی یاد سے غافل رہتا ہے ایسے ہے جیسے ایک مردہ شخص ہو۔

صحیح البخاری:6407

○ اور تمام اعمال میں ذکر ہی سب سے بڑا عمل ہے، چنانچہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ :ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى

کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے سب اعمال سے بہتر ہے اور تمہارے بادشاہ کے ہاں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے لیے سونا، چاندی صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمہارا مقابلہ تمہارے دشمن کے ساتھ ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں! (ایسا عمل تو ضرور بتائیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ ہے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

سنن الترمذی: 3377، قال الالبانی: صحیح

⑭ توبہ واستغفار کا التزام کیجئے:

کوئی شخص بھی پارسائی کا دعویٰ نہیں کرسکتا ہے، بتقاضائے بشریت ہر شخص سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں لیکن بہترین انسان وہ ہوتا ہے جو گناہوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر کوئی مشکل نہیں کہ وہ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا(سورة الفرقان:٧٠)

مگر جو شخص توبہ کرے، نیک اعمال کرے سو ایسے لوگوں کے برے اعمال کو اللہ تعالیٰ نیک اعمال میں بدل دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی معاف کرنے والا مہربان ہے۔

اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

سنن ابن ماجه: ۴۲۵۰، قال الالبانی: حسن

○ لہٰذا اس ماہ رمضان میں اپنے آپ کو گناہوں سے آزاد کروانا ہے۔ یاد رکھیں جو رمضان کو پالینے کے بعد بھی توبہ واستغفار کے ذریعے اپنے گناہوں کو معاف نہ کرواسکا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے وعید سنائی ہے، چنانچہ صحیح ابن حبان میں ایک روایت ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور آمین آمین آمین فرمایا، آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إن جبريل أتاني، فقال: من أدرك شهر رمضان ولم يغفر له فدخل النار فأبعده الله، قل: آمين، فقلت: آمين، ومن أدرك أبويه أو أحدهما فلم يبرهما، فمات فدخل النار فأبعده الله، قل: آمين، فقلت: آمين، ومن ذكرت عنده فلم يصل عليك فمات فدخل النار فأبعده الله، قل: آمين، فقلت: آمين

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: جس کی زندگی میں ماہ رمضان آیا، مگر وہ مغفرت سے محروم رہا اور

جہنم میں چلا گیا،تو ایسے بندے کو اللہ (اپنی رحمت سے) دور فرمائے۔آپ آمین کہہ دیجئے،سومیں نے آمین کہہ دیا۔(پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کی زندگی میں اس کے والدین یا ان دنوں میں سے کوئی ایک موجود ہوں لیکن اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا، پھر مرگیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ اس کو بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔آپ آمین کہہ دیجئے،سومیں نے آمین کہہ دیا۔پھر (جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، پھر وہ مرگیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔آپ آمین کہہ دیجئے،سومیں نے آمین کہہ دیا۔

صحیح ابن حبان: 907، قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن

۲۵ کثرت سے درود شریف پڑھیں:

نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے بغیر جنت میں جانا مشکل ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دیا، اس نے جنت کا راستہ لینے میں غلطی کر دی۔

سنن ابن ماجہ: 908، قال الالبانی: صحیح

○ اور جو شخص رسول اللہ ﷺ نے درود شریف پڑھنے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

سنن النسائی: 1297، قال الالبانی: صحیح

۲۶ عشرہ اخیرہ میں اِعتکاف کیجئے:

اِعتکاف کے معنی ہیں ”جھک کر یکسوئی سے بیٹھ رہنا“ اس عبادت میں انسان صحیح معنوں میں سب سے کٹ کر اللہ کے گھر میں یکسو ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔اس کی ساری توجہ اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے۔ چنانچہ وہ اس گوشۂ خلوت میں بیٹھ کر توبہ واستغفار کرتا ہے، نوافل پڑھتا ہے، ذکر وتلاوت کرتا ہے، دعاوالتجا کرتا ہے اور یہ سارے ہی کام عبادات ہیں۔

چونکہ اعتکاف رمضان کی ایک خصوصی عبادت ہے، خود نبی اکرم ﷺ بھی اس کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔رمضان کے آخری دس دن، رات دن مسجد کے ایک گوشے میں گزارتے اور دنیوی معمولات

اور عام تعلقات ختم فرما دیتے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آتا ہے:

يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

رسول اللہ ﷺ ہر رمضان دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے پس جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ ﷺ نے رمضان میں بیس دن اعتکاف فرمایا۔

صحیح بخاری:2044

۲۷ لیلۃ القدر کو تلاش کیجئے:

لیلۃ القدر ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، اسے مخفی رکھنے کی بہت ساری وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بندہ مومن اس کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے پانچوں راتیں خوب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی فضیلت یوں بیان فرمائی:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ القَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے شب قدر میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

صحیح بخاری:2014

ہزار مہینے 83 سال اور 4 مہینے بنتے ہیں۔عموماً انسان کو اتنی عمر بھی نہیں ملتی،جتنی وہ ایک رات ہی میں عبادت کر سکتا ہے، بہرحال یہ امت محمدیہ پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اتنی فضیلت والی رات عطا کی۔ نبی ﷺ نے اسے تلاش کرنے کی تاکید بھی فرمائی ہے،جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نَسِيتُهَا - أَوْ أُنْسِيتُهَا -فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ

مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی،لیکن (اب) اسے بھول گیا یا مجھے بھلا دیا گیا، پس تم اسے رمضان کے آخری دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

صحیح مسلم:1167

۲۸ لیلۃ القدر میں خصوصی دعا کا التزام کیجئے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے،تو میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ! یقیناً تو معاف کرنے والا، معافی کو پسند کرتا ہے،سو مجھے معاف فرما۔

سنن ابن ماجہ:3850، قال الالبانی:صحیح

۲۹ نیک اعمال کے بعد قبولیت عمل کی دعا کیجئے:

نیک عمل کر کے اس کی قبولیت کی دعا کرنا سنت ابراہیمی ہے، جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر مکمل فرمائی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
(سورة البقرة:127)

اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے) کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرمالے، بیشک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

⑳ اس ماہ رمضان کو آخری سمجھ کر عبادت کیجئے:

اگر ماہ رمضان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونا چاہتے ہیں تو یہ رمضان زندگی کا آخری رمضان سمجھ کر گزاریں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ

جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اسے آخری سمجھ کر پڑھ۔

سنن ابن ماجه: 4171، حسنه الالبانی

نماز ہر دن میں پانچ مرتبہ ہوتی ہے جبکہ رمضان سال کے بعد ایک مرتبہ آتا ہے، لہٰذا اسے بالاولی آخری سمجھ کر گزارنا چاہیے۔

رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارا خطبہ حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440

حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416